آنریبل سید احمد خان صاحب سی ایس آئی کا سفر
اور
اُسپر دیسی اخبارون کی نظر

سیّد احمد خان صاحب بالقابہ کا اپنے سفر پنجاب مین دُنیاوی اغراض (فراہمی چندہ وغیرہ) مین کامیاب ہونا تو غالبًا مسلّم کل ہوگا (گو اسکے سبب مین اختلاف ہو کہ وہ عام خیال ہمدردی ہے یا خاص اُنکی وجاہت یا اُن کے ممبران پنجاب کی رعایت) انکے بعض† ہمخیال احباب نے یہہ بہی دعوی کیا ہے کہ آپ اس سفر مین **دینی غرض** (اپنے مذہب کے نصوبہ و تصدیق کرانی) مین بھی کامیاب ہوئے ہین - پنجاب کے مختلف اسلامی گروہ (جنمین اہلحدیث بہی شامل ہین) آپکے مداح و موافق مذہب ہوگئے اور بعض ان کے قدیمی مخالف اپنی مخالفت دیرینہ سے نہ صرف متاسف بلکہ اس سے تائب اور عفو کے طالب ہوئے

† یہہ صاحب اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب ہین جو اسکے نمبر ۶ جلد ۱۵ مطبوعہ ۹ فروری ۱۸۸۴ء مین بہت شدّ و مد کے ساتھ اس کامیابی کا اظہار فرماتے ہین ہم اس مقام مین آپکے چند کلمات آپ ہی کے الفاظ سے نقل کرتے ہین آپ فرماتے ہین "مسلمانون کے ہر فرقہ کے آدمی موجود تھے شیعہ لوگ بہی تھے جنمین جناب مولوی **الفت حسین** صاحب قابل ذکر ہین غیر مقلد‡ بہی موجود تھے جنمین سے میان **رجب الدین** صاحب قابل ذکر ہین - سید صاحب نے جو کچھہ فرمایا ہر شخص کو

‡ لفظ غیر مقلد کے استعمال کو اہلحدیث اپنی نسبت مکروہ اور دشنام سمجھتے ہین - (دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ وغیرہ) اور وہ خود غیر مقلد نہین کہلاتے ہین جیسا کہ اہل نیچر فخر سے نیچری اور اہل تقلید شوق سے مقلد کہلاتے ہین ہمارے معاصر ین آیندہ یہہ لفظ ان کے حق مین استعمال نہ فرماوین اور اگر انکو خواہ مخواہ عام مسلمانون سے علیحدہ کرکے کوئی خطاب دینا ہو تو لفظ اہلحدیث (جو انکا قدیمی نام ہے) انکو مخاطب کرین - (حاشیہ الحاشیہ)

اسپر بعض معاصرین (اڈیٹر اخبار شیر قیصر وغیرہ) نے تو اہل پنجاب کو بہولا بنا دیا اور یہہ فرما دیا کہ وہ لوگ بہولا پن سے سید احمد خان کے دام مین آگئے یا نیچری بنگئے۔

بعض معاصرین (اڈیٹر اخبار نیر اعظم† مراد آباد) نے اسپر حیرت و تعجب ظاہر کرکے اس امر کو مستبعد قرار دیا ہے اور آپکی تفسیر وغیرہ تالیفات سے آپکے چند اعتقادات (جو عموماً مسلمانون مین کفریات سمجھی جاتے ہین) التقاط کرکے مدعی کامیابی مذہبی اور دیگر معاصرین سے یہہ استفسار

پسند آیا × × × × × لاہور مین ہر متنفس خواہ وہ ہنود ہو یا مسلمان برہمو ہو یا آریا مقلد ہو یا غیر مقلد سُنّی ہو یا شیعہ سید صاحب کا مداح نظر آیا اور صرف اسلئے کہ سید صاحب نے دنیاوی خیالات کو چہوڑکر جسکا ہر شخص پہلے ہی سے ہمدرد تہا مسلمانون کی طرح طرح غلط فہمیان اس لکچر سے اگر مذہبی عقاید کی طرف سے بالکل دور ہوگئین × × × اس روز سید صاحب نے اپنے پورے خیالات ظاہر کرنیسے تمام مخالفت کو مسلمانون کے دل سے زایل کر دیا۔ اس لکچر مین مولوی الفت حسین بہی موجود تہے اور ہر فقرہ پر آمنا و صدقنا کی صدا بلند تہی آخر مین اونہون نے کہڑے ہوکر کمال خلوص نیت سے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا بلکہ یہانتک سید صاحب کی دیرینہ مخالفت سے اپنے تئین گنہگار تصور کیا کہ کمال ادب سے سید صاحب کی خدمت مین عرض کیا کہ آپنے کمال ساحت سے ان محسن کشون کو معاف فرمایا جنہون نے قومی خدمت کے عوض مین آپکی تکفیر کی لیکن اگر میری یہہ مخالفت دنیا کے واسطے کی ہو تو ہرگز معاف نہ کیجئے گا × × × × میان رحیب الدین صاحب جو غیر مقلد لوگون کے سرگروہ سمجھے جاتے ہین وہ بہی اس بات کے معترف ہوئے کہ لاہور کے غیر مقلد لوگون کے اور خصوصاً ان کی تردید کرنیوالون کے مخالفت ہی غلط فہمی پر مبنی تہی۔ اسیطرح اکثر مسلمانون مین یہہ خیال پہیل گیا ہے کہ سید احمد خان پورے مسلمان اور پورے خیر خواہ اسلام و مسلمان ہین" دیکہو شیر قیصر نمبر ۳ جلد ۸

† آپ نمبر ۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۱ فروری مین آپکے خیالات و تاثیرات اخبار انجمن پنجاب و رفیق ہند سے نقل کرکے فرماتے ہین اس خبر کے معلوم ہونے سے ہمپر ایک عجیب حیرت طاری ہوئی اسلئے

کیا ہے کہ کیا تمام مسلمان ان اعتقادات مین سیداحمدخان صاحب کے تابع ہوگئے ہین یا سیداحمدخان ان اعتقادات سے تائب اور عام مسلمانون کے تابع ہوگئے ہین؟ اور خاصکر خاکسار کو مخاطب کرکے دریافت کیا ہے کہ آپ لوگ تو قرآن وحدیث کے مقابلہ مین مجتہدین کی تقلید بھی نہین کرتے سید احمدخان کے ساتھ کیونکر ہولئے —

اس استبعاد و استفسار پر اڈیٹر انجمن پنجاب نے اپنے دعوی کو بدل دیا اور بزعم خود ثابت کیا

کہ دو حال سے خالی نہین یا تو پنجاب کے لوگون نے سید صاحب کے عقیدون کو قبول کرلیا یا سید صاحب نے اپنے عقیدون سے توبہ کی مذہبی اتفاق کی یہی دو صورتین ہین اب ہم اڈیٹر انجمن پنجاب سے خاص خطاب کرکے نہایت عاجزی کے ساتھ التماس کرتے ہین کہ اسوقت تک جو سید صاحب کے عقیدے ہمکو ان کی تفسیر وغیرہ سے معلوم ہوئے ہین انہین سے بعض یہ ہین (اسکی تفصیل وتمثیل مین اڈیٹر انجمن نے بارہ عقاید و اقوال سیداحمدخان کے بیان کئے ہین - جیسے قرآن مجید کا آنحضرت کے وجود سے خارج الوجود جبرائیل کے ذریعہ سے نازل نہونا (۲) کسی حدیث کا (خواہ صحیحین کی ہو) لائق اعتبار نہونا (۳) ملایکہ وشیطان سے صرف قوائے مراد ہونا (۴) معجزہ وکرامت خارق عادت کا نہ ہوسکنا (۵) حضرت موسے کے لئے دریا کا نہ پھٹنا (۶) قرآن مین معجزہ فصاحت نہ ہونا (۷) مسیح کا یوسف نجار کے نطفہ سے پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ اسکے بعد سوال کیا ہے) پنجاب کے تمام مسلمانون نے سید صاحب کے ان تمام عقیدون کو قبول کرلیا اور مخالف مذہب اسلام کے نہ سمجھا یا سید صاحب نے ان تمام عقیدون سے توبہ کی اور رجوع کیا - ہم اس سوال کا جواب مولوی الفت حسین صاحب اور میان رجب الدین صاحب وغیرہ وغیرہ سے چاہتے ہین اور فلان فلان اڈیٹر سے استفسار کرتے ہین کہ تحریر اڈیٹر انجمن پنجاب کہان تک صحیح ہے - ہم جناب **ابوسعید مولوی محمد حسین** صاحب لاہوری اڈیٹر اشاعۃ السنہ سے یہی پوچھتے ہین کہ کیا واقعی آپ کے فرقہ کے لوگ بھی امور دین مین سید صاحب کے ساتھ ہولئے × × ہمکو پنجاب کے غیر مقلد فرقہ کے لوگون سے

بیان سابق یہہ لکھدیا ہے کہ ہمنے کبھی نہین لکھا کہ پنجاب کے سب فرقہ کے مسلمان امور دین مین اُنسے موافق ہوگئے ہین البتہ اس بات کو ہم دوبارہ لکھتے ہین کہ اب لاہور کے مسلمان سید صاحب کو کافر نہین سمجھتے اور جو اُنکی قلم سے پہلے نکل چکا تہا کہ سید احمد خان کے عقاید سنکر لوگون کی غلط فہمی و مخالفت بالکل دور ہوگئی اسکا مطلب اور سبب آپنے یہہ بتایا ہے کہ مسلمانون کے عقاید مسلمہ اور ارکان اسلام کا سید احمد خان نے اعتراف و اقبال کیا ہے نہ یہہ کہ

جو سید صاحب کے معتقدین مین شامل ہوگئے سب سے زیادہ تعجب ہے کیونکہ یہہ فرقہ عمل بالحدیث کا مدعی ہے اور حدیث کے مقابلہ مین ائمہ مجتہدین کے اقوال کو بھی نہین مانتا۔ با این ہمہ ایسے شخص کے معتقد جو علانیہ بخاری اور مسلم کے حدیثون کا بھی منکر ہے"

† چنانچہ اخبار نمبر ۹ جلد ۱۵ مین آپ فرماتے ہین اب ہم اپنے ہمعصر کے خدمت مین عرض کرتے ہین کہ اس لکچر مین سید صاحب نے ان تمام عقاید کا اعتراف کیا جو مسلمان ہونیکے لئے لازم ہین۔ اونہون نے توحید کا اقرار کیا۔ نبوت کا اقرار کیا غرض پورا کلمہ ورد زبان کیا اور باقی چار ارکان اسلام یعنے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ کے فرض ہونیکو تسلیم کیا اور کہا کہ مین انکو اسیطرح فرض جانتا ہون جسطرح ایک جاہل سے جاہل مسلمان فرض سمجھتا ہے ہر مسلمان کے عقیدے کے موافق یہہ باتین اصول اسلام ہین اور جو شخص انپر ایمان لاوے اُسکی تکفیر نہ کرنا جائز ہے۔ اب اگر اہل اسلام لاہور نے جنمین ہر فرقہ کے لوگ شامل تہے سید صاحب کو یہہ عقاید معلوم کرکے پورا مسلمان سمجھا تو کیا گناہ کیا اور ہم صاحب اخبار نیر اعظم کی خدمت مین کمال ادب سے گزارش کرتے ہین کہ ہمنے کبھی نہین لکھا تہا جیسا کہ شاید اونہون نے سمجھا ہے کہ پنجاب کے سب فرقہ کے مسلمان امور دین مین اُن سے موافق ہوگئے × × × × × ×
اس لکچر کے ساتھ اسبات کا ذکر بیجا نہ ہوگا کہ جناب مولوی الفت حسین صاحب کا فی الضمیر سمجھنے مین ہمنے کسیقدر غلطی کی تہی ہم مولوی صاحب کا ہر موقع پر داد دینا صدق دل سے سمجھتے رہے لکچر کے بعد بعض آدمیون سے ہمنے یہہ رائے بھی سُنی کہ مولوی صاحب نے جو کچھ کیا

عام مسلمانون نے سید احمد خان کے نیچری عقاید کا اتباع کیا - اور جو انہون نے بعض مخالفین سید احمد خان صاحب کا تائب ہونا بیان کیا تہا اُسکی نسبت یہہ فرمایا ہے کہ اسمین ہمنے کسیقدر غلطی کے ہے جو کچھ اُنکے مخالف نے بطور ہنسی و تمسخر کہا تہا اسکو ہمنے دلی توبہ سمجھہ لیا تہا -

یہہ بیان صداقت نشان اڈیٹر انجمن پنجاب کا اس قابل تھا کہ اسپر فریقین (موافقین و مخالفین سید احمد خان صاحب) کا اتفاق ہو جاتا اور سلسلہ بحث و نزاع قطع ہو جاتا کیونکہ اسمین اتفاقی اصول و ارکان اسلام پر اتفاق ہو جانیکا بیان تہا نہ عام مسلمانون کے اُن خصوصیات پر جنکو سید احمد خان صاحب نہین مانتے اور نہ سید احمد خان صاحب کے اُن نیچری عقاید پر جنکو عام مسلمان برا سمجھتے ہین - مگر افسوس فریقین نے اسپر اتفاق نہین کیا - آپ کے مخالفین نے تو آپ کی اس مجمل اقرار اصول و ارکان اسلام کو نمار استی (یا تقیہ) پر حمل کیا اور صاف کہدیا ہے کہ یہہ سب زبانی جمع خرچ ہے† - دل سے اُنکو ان باتون کا اعتراف نہین ہے -

اور کہا صرف تمسخر سے تہا لیکن بفحوای ظنوا المومنین خیرا کے ہمنے ایسے خیال کو دلمین جگہہ نہ دی × × × جہانتک ہمکو یاد ہے لکچر مین نیچریت کی کوئی بات نہ تہی - افسوس ہے کہ مولوی صاحب کے الفاظ پورے پورے بہت کم آدمیون نے سنے اور اسی سبب سے لوگون کو غلط فہمی واقعہ ہوئی ۔"

† یہہ صاحب اڈیٹر اخبار شیر قیصر ہین اسکے نمبر ۱ جلد ۸ مطبوعہ ۱۱ مارچ مین فرماتے ہین - "اسلام کی ادعا مین ہمارے سید صاحب بہادر کو کمال ہے آپنے پنجاب کے سفر مین اسلام کی سب باتون کا اقرار کر لیا اور صاف صاف کہدیا کہ مین نماز روزہ کو دل سے پسند کرتا ہون ماشاء اللہ زبانی جمع خرچ اسکو کہتے ہین اسوقت ذوق کی پیشین گوئی پر خواہ مخواہ صاد کرنیکو جی چاہتا ہی (رباعی) جنکو اسوقت مین اسلام کا دعوی ہے کمال ۔ دیکھتا ہون مین اسے ذوق یہہ اُنکا احوال ۔ جسطرح سے کہ ہنسا دیتی کو بیدینون کے ۔ نقل کرتا ہی مسلمانون کی کوئی نقال ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (رفتہ رفتہ) یہہ قول ہمارے ابتین نہا فی سکے اور اور فقط ہین کہانی کرانیکے اور ۔ مشہور ہے یہہ مثل کہ ہاتہی کے دانت ۔ کہانیکے اور ہین دکہانیکے اور ۔"

اور آپکے **موافقین** نے آپ کی اس مجمل اقرار کو ایسی تفصیل پر حمل کیا ہے جسکی عام مسلمان قائل نہین وہی لوگ قایل ہین جو نیچری کہلاتے ہین۔+

+ یہہ صاحب کوئی **نیچری مسلمان** ہین جو اپنے تئین مسلمان کے نام سے موسوم کرکے ایک طولانی تقریر اس مضمون کی **پنجابی اخبار** لاہور نمبر ۲ جلد ۲ مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۸۸۴ع مین شایع فرماتے ہین جسکی شروع یہین ہے "جو کچھہ لافردری کے نیر اعظم مین ہمارے اور ہمارے ملک کی نسبت چھپا اور نیز ہمارے سامنے سید صاحب کے چند غلط عقاید پیش کرکے ہمسے دریافت کیا ہے کہ جسحالت مین سید صاحب کے ایسے عقاید ہین تو تم لوگون نے سید صاحب کی ایسی تعظیم کیون کی اور اپنا پیشوا کیون مانا ہے؟ پس ہمکو جو کچھہ سید صاحب کے عقاید کی نسبت معلوم ہے پبلک کے سامنے پیش کرکے انصاف پذیر صاحبون سے دریافت کرتے ہین کہ آیا یہہ مخالفت اسلام کی ہے؟ یا اظہار وقت کی؟ جسمین وہ خود ہی مختلف ہو رہے ہین سب سے پیشتر ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ دنیا مین انسان کو خدا نے مختلف طبایع پر پیدا کیا ہے جسکے سبب ہر ایک فرد بشر کی راے۔ پسند۔ اور سمجھہ بوجھہ بالکل مختلف ہے (اس موقع پر ہم دو شخصون کی نظیر دیتے ہین جنکو زمانہ ابوجہل اور حضرت عمرؓ پکارتا ہے) جسکے سبب ایک گروہ ایک بات کو پسند کرتا ہے دوسرا اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اب ضرور ہوا کہ کوئی معیار انسان اپنے لئے ایسے مقرر کرے جس سے اپنی صداقت اور دوسرون کی غلطی کا فیصلہ کرے وہ کیا؟ وہ ایک کتاب ہی جو خدا نے اپنے ہاتہہ سے اپنی قلم سے لکھی جسکو لوگ نیچر یا فطرت اللہ کہتے ہین۔ (اس تمہید کے بعد آپ نے جبرائیل علیہ السلام کا صرف قوت ہونا اور بوجود خارجی موجود اور مجسم دکھائی نہ دینا اور قرآن کا ایسے جبرائیل (موجود بوجود خارجی محسوس و مرئی) کے ذریعہ سے نازل نہ ہونا لکھا ہے) شیطان کا بوجود خارجی موجود نہونا۔ اور آنحضرت سے معجزہ خرق عادت کا صادر نہ ہونا۔ جنت مین وجود نعیم جسمانی تسلیم کرنیسے اسکا چکلہ بتانا۔ مسیح کا بلا پدر پیدا نہونا۔ حضرت موسی کی لاٹھی مارنے سے دریا کا نہ پھٹنا اور نہ ٹھہر جانا۔

اِس اختلاف مین فریق اول نے تو اپنی تجویز مین سوءظنی کے سبب صرف اپنا نقصان کیا ہی فریق ثانی نے سید احمد خان صاحب کا نقصان کیا اور انکی حکمت عملی اقرار اجمالی کا خلاف کیا اور انکا کیا کرایا کہویا اونہون نے اس نیچرل تفصیل سے اُس سوءظنی کو اور بڑہایا اور مستحکم کردیا اور لوگون کو یہہ جتا دیا کہ تم یہہ نہ سمجھہ لینا کہ سید احمد خان صاحب نے عام مسلمانون کے عقاید کو مان لیا ہے اور اُن سے اتفاق کیا ہے - اس اجمالی اقرار سے اُن کی وہی مراد ہے جو انکا نیچری اعتقاد ہے - ان حضرات (انکے نادان دوستون) نے اپنی طرف سے تو انکی خیرخواہی اور دوستی کی ہے مگر حقیقت مین یہہ پوری دشمنی ہوگئی - اسی جگہہ سے کہا گیا ہے کہ نادان دوست دانا دشمن سے بدتر ہے -

اس موقع اختلاف پر ہمارا ساکت رہنا اور ان مختلف آراء اور اصل محل نزاع کی نسبت اپنی راے ظاہر نکرنا سخت حیف و تعجب کا موجب ہوگا خصوصًا اس حالت مین کہ ہماری قوم کے لوگ موافقت مذہب نیچریہ سے متہم و بدنام ہوچکے ہین - اور ہمارے معاصرین ہمسے خصوصیت کے ساتھ اصلی حقیقت کے مستفسر ہوے ہین لہذا ہم اپنی رائے اس اختلاف اور اصل محل نزاع کی نسبت ظاہر کرتے ہین -

ہماری راے ناقص مین اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کا پہلا بیان (مندرجہ نمبر ۶ جلد ۱۵ انجمن پنجاب) صحت و صداقت سے کوسون دور ہے (۲) اور اسکے پیرو سے اڈیٹر مشیر قیصر کا اہل پنجاب کو بہولا قرار دینا اور بہی دور اور رجم بالغیب ہی (۳) اور اس بیان پر اڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد کا استبعاد و استفسار بہت درست و با موقع ہے (۴) اور اسکے

ویسا ہی بیان کیا ہی جو نیچریون کا اعتقاد ہے اور سید احمد خان صاحب کے تفسیر مین مذکور ہے اور اسپر آپکے تفسیر کے صفحات کو بطور شہادت نقل کردیا ہی جسکے ملاحظہ سے ناظرین کو خوب یقین ہوسکتا ہی کہ ایک سید احمد خان صاحب کے یہی عقاید ہین اور اس مجمل اقرار بوت وغیرہ سے آپنے یہی عقاید مراد رکہی ہین اور ان ہی عقائد کے ساتہہ اہل پنجاب نے انکو پیشوا مانا ہے - اونہون نے اعتقاد عام اہل اسلام قبول نہین کیا -

جواب مین اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کا **دوسرا بیان** (مندرجہ نمبر ۹ جلد ۱۵ انجمن اخبار) قرین صحت وصداقت اور لائق تسلیم ہے (۵) اسکو اڈیٹر مشیر قیصر کا نماننا اور سید احمد خان کے اقرارون کو (جو اسمین منقول ہین) نا راست بیانی پر حمل کرنا بلا وجہ سوء ظنی ہے (۶) اور اسکے جواب مین **نیچری** مسلمان کا مضمون (منقول پنجابی اخبار نمبر ۲ جلد ۲۰) خلاف واقع وغیر صحیح ہونیکے **علاوہ** منشاء و مقصد آنریبل **سید احمد** خان کے بہی مخالف ہے اور توجیہ القول بما لا یرضی قایلہ اور دوستی نادان کا مصداق ہے

ہمارے یہہ **دعاوی** ستہ ہمارے بیان سابق مین ضمنًا مدلل ہو چکے ہین اس مقام مین ہم بنظر افہام عوام (جو ضمنی باتون کو مشکل سے سمجھتے ہین) ما علم ضمنًا کی تصریح اور ان دلایل کی تشریح کرتے ہین

ہمارے دعوی **اول** پر اڈیٹر انجمن پنجاب کا دوسرا بیان کافی اور روشن دلیل ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ اسکا پہلا بیان صحیح نہین ہے - علاوہ بران اور متعدد دلایل اور ایک خاص مراسلت سے بہی ثابت ہی کہ جو کچہہ اخبار انجمن کے نمبر ۶ جلد ۱۵ مین مولوی سید الطاف حسین صاحب و میان رجب الدین کی نسبت بیان ہوا ہے اس سے دو نون صاحب کو انکار ہے -

مولوی الطاف حسین صاحب کا اظہار متضمن انکار ہم اسلئے بلفظہ نقل نہین کرتے کہ جو انجمن پنجاب کے نمبر ۹ جلد ۱۵ مین انسے منقول ہے وہ اس سے بڑہکر اور لطیف تر ہے میان رجب الدین صاحب کا انکار قابل بیان و اظہار ہے انہون نے مولوی **محمد غضنفر** صاحب مدرس اورینٹل کالج لاہور کے قلم سے اس مضمون کا خط لکہوا کر بہیجوایا ہے کہ مین اس جلسہ مین ذرا نہین بولا - ارادہ تو تہا

+ دوسرے کی قلم سے لکہوانے کی یہہ وجہ ہے کہ میان رجب الدین صاحب خود لکہے پڑہے آدمی نہین ہین - اس سے اڈیٹر انجمن پنجاب کے اس مبالغہ کا کہ میان رجب الدین صاحب اس گروہ (اہلحدیث) کے سرگروہ ہین کا بہی ناظرین کو خوب اندازہ ہو سکتا ہی -

نہ کچھ بولون مگر اس خیال سے کہ شاید ایک بات میرے نزدیک بہتر ہو اور مین کہہ دون اور میری جماعت کے لوگ اسمین خطا کرین مین بالکل خاموش رہا۔ البتہ باہر نکلکر دو چار آدمیون سے کہا تہا کہ اسکے (یعنے سید احمد خان صاحب کی) تحریر مین (جو لوگ بیان کرتے ہین) اور اس تقریر مین زمین و آسمان کا فرق ہے یہان تو اس سے لغزش نہین ہوئی۔ اتنی بات کہین ممتاز علی (متعلم بی اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور) نے سن لی اور ایسے کئی اور آملے۔ چپنے انکو الزام دینے کے لئے کہا کہ تمہارا پیر تو یون کہتا ہے اور تم ایسے اور ایسے ہو۔ سو محمد اشرف (اڈیٹر انجمن پنجاب) و ممتاز علی وغیرہما نے اس مطلب کی ٹکڑی کو (کہ اس سے یہان لغزش نہین ہوئی) تو پلہ کر کہدیا اور باقی کو چہوڑ دیا جیسے کسینے لاتقربوا الصلوۃ کو لیلیا تہا اور انتم سکاری کو چہوڑ دیا تھا۔

دعوی دوم و سوم پر بہی دلایل کافی ہین جب پہلا بیان اڈیٹر انجمن پنجاب صحیح نہ ہوا تو بنا علیہ اڈیٹر مشیر قیصر کا اہل پنجاب کو بہولا کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے اور اڈیٹر اخبار نیر اعظم کا استبعاد و استفسار کیون صحیح اور درست نہ ہوگا۔

دعوی چہارم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ وہ اس شخص کی نسبت ایک ایسی تجویز و فیصلہ ہے جسکا خود اس شخص کو اعتراف ہے اور خارجی دلایل جنکو ہم دعوی اول کے تائید مین پیش کر چکے ہین نیز اسکے مؤید ہین۔

دعوی پنجم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ سید احمد خان صاحب کی اجمالی اقرارون کے اور لوگ بہی بکثرت راوی ہین اور اجمال کو خواہ وہ ایک ایسے معنی کی نسبت سے استعمال کیا جائے جسکو مخاطب سمجہین لغتہ و شرعاً و عقلاً ناراستی نہین کہا جا سکتا۔ اور کیا بعید ہے کہ سید احمد خان صاحب نے اس مجلس مین اس اجمال سے وہی تفصیل مراد رکہی ہو جو عام اہل اسلام کے اعتقاد مین ہے اور اپنے نیچری عقاید مندرجہ تفسیر سے توبہ کر لی ہو۔ چنانچہ لکچر لودہیانہ کے بعض الفاظ کہ ہمارے باپ آدم کو شیطان نے دہوکا دیا وغیرہ وغیرہ جو تفسیر کے مخالف ہین اس احتمال کے مؤید ہین۔

دعوی ششم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ نیچری مسلمان کا مضمون (نمبر ۲ جلد ۲ پنجابی اخبار) صاف صاف بتا رہا ہے کہ سید احمد خان نے اجمالی اقرار توحید و رسالت سے وہ معنی مراد نہین رکھے جو عام مسلمان مراد اور اعتقاد رکھتے ہین بلکہ اس سے انکی مراد وہی اعتقاد ہین جو نیچرین کے عقاید ہین۔

مثلاً خدا تعالی سے (جسکو وہ بھی ان سے خدا واحد مانا ہے) وہ خدا مراد نہین جو اس عالم (ممکنات اور اسکے اوصاف و حالات جنکو یہہ حضرات نیچر کہتے ہین) مین جو چاہے تصرف کرے۔ سورج کو مغرب سے نکالے۔ چاند کو اشارہ سے دو ٹکڑے کر ڈالے۔ لاٹھی کا واقعی سانپ بنا دے۔ باپ کے سوا بیٹا پیدا کر سکے۔ بہتے دریا کو ایک لاٹھی مارنے سے پھاڑ کر کھڑا کر دے وعلی ہذا القیاس بلکہ اس سے ایسا خدا مراد ہے جیسا کہ معزول بادشاہ (اودھ) کہ وہ جو کچھ کہ کرنا تھا پہلے کر چکا اب اپنی بادشاہت مین ایک ذرہ تبدیل (و تغیر) نہین کرسکتا اور رسول سے انکی مراد ایسا رسول نہین ہے جس پر اوپر یا خارج سے وحی و قرآن نازل ہوا ہے جسکو کوئی شخص متشکل اور موجود بوجود خارجی (جیسا کہ مسلمان سمجھتے ہین اور اسکو جبرائیل کہتے ہین) آسمان سے لیکر آیا ہو بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے دل و دماغ کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ اپنے آپ قرآن اور احکام حلال و حرام بناتا اور ایک مشین (کل) کیطرح اپنے آپ نکالتا چلا جاتا ہے۔ اسکی بنائی ہوئی کلام واحکام کو خدا کا کلام اور احکام صرف اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس دل و دماغ کا (جس سے وہ کلام واحکام سرزد ہوئے ہین) بنانیوالا خدا ہے ورنہ اصل مین وہ اسی شخص کا کلام و احکام ہین جس نے انکو بنایا۔

---

† اس قسم کا رسول یا نبی سید احمد خان صاحب نے کالون اور لوتہر اور بابو کیشب چند رسین و دیگر لوگون کو ... دیانند سرستی کو بھی مان لیا ہے دیکھو تہذیب الاخلاق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۴ ہجری ... [illegible] ... مسلمان ہو کر ... [illegible]

— ہر کیا احسان کیا اور اپنا کیا بنایا۔ اس معنی کر اور ایسے لوگون کو رسول سمجھنے تو بھی کوئی مسلمان ہے ان پر

اور ظاہر ہے کہ اس اجمال کی یہہ تفصیل سید احمد خان صاحب کی اس غرض سے (جسکی نظر سے اونہون نے اجمال اختیار کیا تہا) بالکل مخالف ہی۔ غالباً اسوقت یہہ تفصیل کوئی کرنا چاہتا تو وہ اجمال وعدہ نہ ہرگز اسکی اجازت نہ دیتے اور اگر بلا اجازت آپکی کوئی اسوقت یہہ تفصیل کرہی دیتا تو جن لوگون نے (بقول اڈیٹر انجمن پنجاب) آپکے مجمل اقرار سنکر انکو مسلمان قرار دیا تہا وہ یہہ تفصیل سنکر انکو ہرگز مسلمان نہ کہتے۔ اسی مجلس مین آپ پر فتوی کفر لگاتے یا اس مجلس سے الگ ہو جاتے۔ اب رہی یہہ بحث کہ یہہ تفصیل حق۔ نفس الامر۔ قرآن اور اسلام کے کیون مخالف ہی (جسکی طرف ہمنے سابقاً اشارہ کیا ہے) سو اسمقام مین اجنبی ہے۔ علاوہ بران یہہ بحث اشاعۃ السنہ جلد ۲ [illegible] وغیرہ مین بسط و تفصیل کے ساتہہ ہو بہی چکی ہی اسلئے ہم اس بحث سے تعرض بالضرورت نکرینگے۔ اشاعۃ السنہ کی طرز و عادت کے مخالف ہی نیچری مسلمان نے ان طے ہوئے ہوئے جھگڑے مسائل کو ناحق چھیڑا۔ اور اگر انکے نزدیک ہماری بحث و بیان سابق مین کوئی محل اعتراض تہا تو اسکو بیان کیا ہو پھر کیا ہمت و حمیت کی بات ہی کہ جن باتون کا جواب انکو ایک دفعہ نہین کئی دفعہ مل چکا ہی ان ہی کا اعادہ کر دیا اور ہمارے جوابات کا جواب نہ دیا۔ ہم اس وتیرہ کو پسند نہین کرتے اسلئے ان مسائل کے جوابات سے اب تعرض کرنا نہین چاہتے۔

اس مقام مین ہم اشاعۃ السنہ کے ان مواضع کی جنہین ان مسائل کا جواب دیچکے ہین فہرست ناظرین کو دکہاتے ہین اور ان کے ساتہہ ان مسائل کے مواضع بیان کی تالیفات سید احمد خان سے بہی پتہ بتاتے ہین تاکہ کوئی صاحب یہہ نہ کہین (جیساکہ نیچری مسلمان نے بمقابلہ ہمارے اعظم کہدیا ہے) کہ ان مسائل کے سید احمد خان صاحب قائل نہین یہہ لوگ توڑ مروڑ کر ان مسائل کو ان کے ذمہ لگاتے ہین۔ وہ فہرست یہہ ہے

	مسئلہ نیچریہ	مواضع ذکر آن از تصانیف سید احمد خان	مواضع جواب آن از اشاعۃ السنہ
۱	نیچر (یا قانون قدرت) کا نہ بدلنا اور خدا تعالیٰ کا اس تبدیل پر قادر نہ ہونا	تہذیب الاخلاق نمبر ۲ جلد ۲ بابت ۱۲۹۰ ھ و تہذیب بابت رجب ۹۶	نمبر ۳-۶-و ۸ جلد ۲ نمبر ۱۱-۱۲ جلد ۳ نمبر ۸ جلد ۴ جس میں مفصل ثابت ہی کہ نیچر کوئی مشخص و مقرر چیز ہی نہیں اسکا نہ بدلنا کیا معنی۔
۲	جبرئیل وغیرہ ملائکہ کا بوجود خارجی موجود نہ ہونا اور قرآن مجید کا اوپر یا خارج سے نازل نہ ہونا۔	تفسیر نیچری صفحہ ۲۶ ۲۷ ۳۴ ۴۲-۴۸ وغیرہ	نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۳ نمبر ا جلد ۴ وغیرہ۔
(۳)	شیطان اور اُسکی ذریات کا موجود بوجود خارجی اور قصہ آدم و ابلیس کا واقعی نہ ہونا	تفسیر صفحہ ۲۵ وغیرہ	نمبر ا و ۵ جلد ۴ وغیرہ
(۴)	احادیث نبویہ کا (خواہ صحیحین کی ہوں) ناقابل اعتبار ہونا	تہذیب نمبر ۲ جلد ۲ بابت ۱۲۸۹	نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ جلد ۵ وغیرہ
(۵)	بہشت کو بلاغرض نعیم جسمانی خرابات (چکلہ) قرار دینا	تفسیر صفحہ ۳۹	نمبر ۵ و ۶ جلد ۳ وغیرہ
(۶)	معجزہ کا خارق عادت نہ ہونا۔	تفسیر صفحہ ۱۳۹ وغیرہ	نمبر ۱۱ جلد ۳ وغیرہ
(۷)	حضرت موسیٰ کی لاٹھی مارنے سے دریا کا پھٹ کر کھڑا نہ ہونا۔	تفسیر صفحہ ۸۲ وغیرہ	نمبر ۱۱ جلد ۳ نمبر ۵ جلد ۴ وغیرہ
(۸)	حضرت مسیح علیہ السلام کا بلا پدر پیدا نہ ہونا	تفسیر جلد ۲ صفحہ ۲۳	نمبر ۲-۳- و ۵ جلد ۴ وغیرہ

وعلیٰ ہذا القیاس بقیہ مسائل نیچریہ کو مسلمان کو سمجھنا چاہیئے۔

یہہ اُن مختلف آرا کی نسبت ہماری راے ہے جنمین کسیقدر اصل محل نزاع (نتیجہ سفر و لکچرز سید احمد خان بہادر) کی نسبت بہی راے مذکور ہوئی کہ وہ مذہبی کامیابی نہین ہے - مذہبی کامیابی اس سفر یا آپ کے لکچرز کا نتیجہ تب تسلیم کیا جاتا جبکہ کم سے کم ایک مسئلہ ہی مذہب نیچریہ کا آپکی زبان سے کسی لکچر مین نکلتا اور وہ عام مسلمانون مین یا خاص کسی مسلمان کے نزدیک تسلیم کیا جاتا - اور جس حالت مین عتراف آپ کے احباب و انصار کے آپکی لکچر مین نیچریت کی کوئی بات ہی نہین ہوئی تو کیونکر خیال کیا جاسکتا ہے کہ آپ کا لکچر سنکر کوئی مسلمان نیچری ہوگیا ہے اور ہدایت اور اشاعت مذہب نیچری ہی اس سفر کا نتیجہ ہے -

اس رائے کے علاوہ چند باتین ہم آپ کے لکچرون کی نسبت اور لکہنا چاہتے ہین جس سے مقصود صرف آپکے اور آپکے ہم خیال احباب کی خیر خواہی ہے نہ کسی بحث قائم کرنا (جسکو ہم مدت سے چہوڑ کر چکے ہین) اور نہ کسی کا ذاتی عیب پکڑنا (کیونکہ اس سے غالبًا کوئی عام نتیجہ نہین نکلتا) لہذا آپ اور آپ کے احباب ان باتون کی طرف توجہ کرین تو فایدہ جانبین سے خالی نہین ہے -

وہ یہ ہین

اس سفر پنجاب مین جو لکچرز اور سپیچین آپنے متعدد مقامات (لودیانہ - جالندہر - امرتسر گورداسپور - لاہور وغیرہ) مین دی ہین اور وہ اخبار رفیق ہند و انجمن پنجاب وغیرہ مین شایع ہوئی ہین وہ اسوقت ہمارے سامنے رکہی ہوئی ہین - انمین جو مسلمانون کی حالت ضعف و تنزل بتائی ہے اور انکو ترقی قومی و ہمدردی اسلامی یا ملکی کی جوش کے ساتھ رغبت دلائی گئی ہے اسپر ہم صاد کرتے ہین اور آنریبل سید احمد خان کی اس دلسوزی و عرق ریزی کے ہم دل سے شکر گزار ہین اور خدا سے دعا مانگتے ہین کہ حق تعالی اس بڈہے (اگر ہمت کے نوجوان) کو مسلمانون کی دُنیاوی ترقی کی ترغیب

کے لئے کچھہ عرصہ اور زندہ رکہے یہانتک کہ خود انمین اس قسم کا جوش ترقی دُنیاوی پیدا ہو۔ مگر ان لکچرون مین تین باتین آپ کی زبان سے ایسی سرزد ہوئی ہین جنسے ہمکو اتفاق نہین ہے۔ اس اختلاف مین ہماری راے کو جناب ممدوح اور آپکے احباب مصیب پائین تو اسکی طرف توجہ فرما دین۔

اول۔ لودہیانہ کے لکچر اور امرتسر کے جواب ایڈریس مین آپنے مذہبی اختلاف کے ہوتے دُنیاوی اتحاد قائم رکہنے کی یہہ تجویز بتائی ہے کہ انسان کے خیالات کے دو حصّے ہین۔ ایک وہ حصّہ جسکو خدا سے تعلق ہے (یعنی ابنائے جنس سے اسکو کچھہ علاقہ نہین) وہ حصہ اعتقاد اور مذہب کے لئے چہوڑ دو۔ دوسرا حصّہ انسان سے تعلق رکہتا ہے (یعنی اسکو خدا سے اور مذہب سے کوئی علاقہ نہین) وہ باہمی اتحاد۔ اتفاق یکدلی و یگانگت ہے۔ اس سے آپس کے برتاؤ مین غرض و تعلق رکہو"۔

اس تجویز کے نتیجہ سے تو ہمکو اتفاق ہے۔ ہم بہی یہی کہتے ہین کہ مذہب اپنا اپنا رہے اور دُنیاوی کامون اور اغراض مین ایک دوسرے سے متفق ہو جائے مگر آپکے ان دعاوی اور مقدمات سے کہ باہمی اتحاد کو مذہب سے کچھہ تعلق نہین مذہب کو اتحاد و اتفاق سے علاقہ نہین" ہمکو اختلاف ہے۔ ہمارے نزدیک یہہ طریق اتحاد و اتفاق عین مذہب کی ہدایت ہے اور جو حصہ ہمارے خیالات کا خدا سے تعلق رکہتا ہے اور وہ مذہب کہلاتا ہے وُہی ہمکو یہہ طریق معاشرت بتاتا ہے۔ کہ ہم اپنے مخالفین خیال سے اسلامی بہائی ہون (جو صرف بعض فروعات مین باہم اختلاف رکہتے ہین) خواہ اقوام غیر (جو اصولاً و فروعاً مسلمانون سے مختلف ہین) دُنیاوی امور و اغراض مین اچہی طرح سے میل جول رکہین اور حسن معاشرت و اتفاق سے دُنیاوی کام کرین۔ اس باب مین ہم ایک مستقل مضمون "مذہب و معاشرت" لکہہ چکے ہین جو اشاعۃ السنہ جلد ۲ ۔ ۳ ۔ ۴ کے متعدد پرچون مین شایع ہو چکا ہے۔ اور ہمارے مضمون "کفار کی نوکری" مین جو نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۵ مین

شایع ہوا ہے نیز اسکی تائید پائی جاتی ہے سید احمد خان صاحب کے معتقدین ان پرچون
کو ملاحظہ فرمائینگے تو امید ہی ہمارے اس خیالات کی قدر کرینگے - اور آپ کے ان دعاوی
کو لایق ترمیم یا بنظر ثانی قرار دینگے -

دوم- لودہانہ کے لکچر مین آپ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ بنظر ثواب آخرت قومی کام (مستحقات
خانقاہین بنوانا خیرات صدقات دینا) کرتے ہین وہ یہہ سب کام ذاتی منفعت اور خود
غرضی کے لئے کرتے ہین - قومی ہمدردی اور ابناے جنس کی بہلائی کے لئے نہین کرتے
اور فرمایا جبتک یہہ جوش پیدا نہ ہو کہ جو کام کرین وہ قوم کے لئے کرین نہ اپنے ثواب آخرت
کے لئے اُسوقت تک قومی ہمدردی کا جوش پیدا نہین ہوتا - **پہر آپنے** اسکی تائید و
تمثیل مین اپنی قوم کا یہہ حال بیان کیا ہے کہ اگر کوئی ایسا کام کیا جاوے جو قوم کے
لئے نہایت ضروری ہے مگر لوگون کے خیال مین اس سے ثواب آخرت کی کچہہ توقع نہ ہو
تو بہت کم لوگ ایسے ہونگے جو اسکی طرف توجہ کرین اور مہذب و تعلیم یافتہ اقوام (یورپین)
کا یہہ حال بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ خالص قومی ہمدردی اور خالص قومی بہلائی کے کامون
مین بلا خیال ثواب آخرت کوشش کرتے ہین -

اس قول سے جناب کے ہم کسیوجہ سے اتفاق نہین کرسکتے اور اسکو **عقل و نقل** (شرع)
دونون کے **مخالف** سمجہتے ہین

عقل سے اُسکی مخالفت کی وجہ یہہ ہے کہ بلا غرض ثواب آخرت قومی کام کرنے
سے اگر آپکی مراد ہے کہ اس کام مین انسان کی اصلاً و مطلقاً کوئی غرض و نیت نہ ہو بلکہ
قومی کام کرنا انسان کا ایک نیچرل (طبعی) امر ہو جاوے **تو اسمین انسان** کو رتبہ انسانیت
سے گرانا اور اس فعل مین بہایم و حوش اور طیور کا ہم رتبہ بنانا ہے - یہہ ہمدردی طبعی بلا نیت
(بلا سوچ) تو حیوانیت کا خاصہ ہے - وہی ہین جو اپنے افعال کے مقاصد و اغراض سمجہتے

کرتے ہین - بندر - شیر - چڑیا - مرغی - کتا - بلی اسی طبعی ہمدردی سے اپنی اولاد
کو پالتے ہین اور اپنے جوڑون ہم جنسون سے اُنس رکہتے ہین انمین سے بعض پر کوئی
حملہ کرے یا تکلیف دے تو باقی اسکی مدد اور ہمدردی مین شریک ہو جاتے ہین اور
نہین تو کائین کائین اور شور و غل ہی کرتے ہی - پس اگر انسان مین صرف اسی قسم کی
بلا غرض و بلا نیت ہمدردی پائی جاتی ہے تو اس فضل مین انسان کو بندر یا کوّے پر کچھ
مزیت و فوقیت نہین رہتی -

اور اگر **بلا غرض** ثواب آخرت قومی کام کرنیسے آپ کی یہہ مراد ہے کہ اس کام
سے ثواب آخرت غرض نہ ہو **دنیاوی غرض** ہو سو بہی ذاتی نہو **قومی** ہو تو اس مین دو
وجہ سے کلام ہے -

پہلی یہہ کہ باتفاق عقلاء (جو آخرت کو مانتی ہین) آخرت کی اغراض و منافع دائمی
اور ہمیشہ کے لئے باقی ہین - اور منافع و اغراض دنیا سب کے نزدیک فانی - پہر فانی کو باقی
پر ترجیح دینا اسکو چہوڑ کر اسکے طالب ہونا عقل سلیم کب پسند کرتی ہے وہ تو یہی کہتی
ہے اٰثروا الباقی علی الفانی - (یعنی جو باقی ہے اسکو باقی پر مقدم کرو)

دوسری وجہ یہہ کہ دنیاوی غرض کے **قومی** نہ ذاتی ہونے سے اگر یہہ مراد
ہے کہ صرف اپنی **ذات** کا نفع مدّ نظر نہ رکہے قوم کو بہی اسمین شامل کرلے تو یہہ امر
محل نزاع نہین ہے مگر اس امر کو مسلمانون مین مفقود سمجہنا اور اُنکی نسبت یہہ گمان کرنا
کہ وہ ایسا کام نہین کرتے جسمین قوم کا فایدہ ہو لائق تسلیم نہین - دنیا مین ایسا کون مسلمان
ہوگا جو اپنے قومی کام سے قوم کا فایدہ مدّ نظر نہ رکہتا ہو - جو لوگ مسجدین بنواتے ہین اُنکو
اپنے نفع دنیاوی (نام آوری) یا ثواب اخروی کے علاوہ یہہ بہی تو مدّ نظر ہوتا ہے کہ لوگ اس
مسجد سے نفع اوٹہاوین نمازین پڑہین اور ثواب کماوین - اور اگر دنیاوی غرض کے قومی
نہ ذاتی ہونیسے یہہ مراد ہے کہ اپنے فایدہ کے خیال کو بیچ مین سے نکال ڈالے اور اپنی فایدہ دنیاوی

کو اپنی ذات کے سوا قوم کے لئے مخصوص کر دیوے تو مین نہین جانتا کہ دنیا مین ایسا عقلمند ہمدرد کون ہوگا کہ اپنے آپکو قوم مین داخل نہ سمجھے اور باوجود حصول فایدہ ذاتی بلا ضرر و نقصان فایدہ قومی اپنے فایدہ کے خیال کو قومی کامون سے نکال دیتا ہو یا اس نکال دینے کو شرط ہمدردی قومی خیال کرتا ہو یہہ تب ہو جبکہ قوم مین داخل نہ ہو یا اسکا فایدہ ذاتی قومی فایدہ کے نقصان کا موجب ہو۔

نقل سے اس قول جناب کے مخالف ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ اسلام ہمکو یہی سکھاتا ہے کہ ہم جو عمل کرین اسمین آخرت اور رضا پروردگار مدنظر رکھین اور صاف بتاتا ہے کہ جس عمل مین خدا کی رضا اور آخرت ہمکو مدنظر نہین وہ عمل ضایع و بیکار و موجب خسارت و ہلاکت ہے بلکہ غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن وغیرہ کتب سماوی کا نازل ہونا اور انبیاء علیہ السلام کا بہیجا جانا صرف اسی ایک مسئلہ کی تعلیم کے لئے ہے اسکے سوا اور مسایل فروع و اصول و عبادات و اعتقادات کا رجوع اسی مسئلہ کیطرف ہوتا ہے قرآن و حدیث اس مسئلہ کی ہدایت و ترغیب سے پر ہین۔ ان سے پہلی کتابین بہی اسکے ذکر سے خالی نہین۔

قرآن مین ارشاد ہے جو اپنے عمل سے صرف دنیا چاہتے اسکو ہم دنیا مین جو چاہتے ہین دیتے ہین سو بہی جس شخص کو ہم چاہین پہر اسکے لئے دوزخ ٹہکانا ہے جسمین ملامت سے دہتکارا ہوا داخل ہوگا اور جو آخرت کے طالب ہین اور مومن ہین انکی کوشش کی قدر رہوگی۔

من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلها مذموما مدحورا ومن اراد الاخرة وسعى لها سعيها وهو مومن فاولئك كان سعيهم مشكورا (بنی اسرائیل)

اور ارشاد فرمایا ہے جو اپنے عمل سے صرف دنیا اور اسکی زینت چاہتے ہین ہم ان کے اعمال

من كان يريد الحيوة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها وهم

لا یبخسون ۝ اولئک الذین لیس لھم فی الآخرة الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وبٰطل ما کانوا یعملون۔ ہود ۲ع

کی جزا انکو دُنیا مین پوری کردیتی ہین جسمین وہ نقصان نہین پاتے اُن کے لئے آخرت مین بجز آگ کچھہ نہین اُنکا کیا کارت ہوا اور اُنکا وہ عمل باطل۔

من کان یرید حرث الآخرة نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا وما لہ فی الآخرة من نصیب ۔ الشوریٰ ع۲

اور ارشاد ہے جو آخرت کی کہیتی چاہتا ہی ہم اُسکی کہیتی بڑہاتے ہین اور جو صرف دُنیا کی کہیتی چاہتا ہی اُسکو ہم دُنیا کی کہیتی سے کچھہ دیدیتے ہین اور پہر اُسکا آخرت مین کچھہ حصہ نہین۔

یعلمون ظاھرا من الحیوة الدنیا وھم عن الآخرة ھم غافلون ۔ (روم ع۱)

اور اُن لوگون کی مذمت مین جو صرف دُنیا کے طالب ہین فرمایا ہے۔ وہ ظاہری حیوة دُنیا کو جانتے ہین اور آخرت سے غافل ہین۔

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (البقرة ع ۲۵)

اور اُن لوگون کی مدحت مین جو رضا مولیٰ کے طالب ہین ارشاد ہوا ہی بعض اپنی جان کو خدا کی رضا جوئی مین بیچ ڈالتے ہین خدا اپنے ایسے بندون پر نہایت مہربان ہی

ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ۔ (دہر ع۱)

اور فرمایا ہی کہ وہ یتیمون اور اسیرون کو کہانا کہلاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تم کو خدا کے لئے کہانا کہلاتے ہین اسکا عوض تم سے نہین چاہتے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا ہی کے لئے لوگون سے

عن ابی ھریرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(جو نیک ہون) دوستی رکہی اور خدا ہی کے لئے

من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان۔
(ابو داؤد والترمذی)

لوگون سی (جو بد ہون) ناخوش رہی † - اور خدا ہی کے لئے کسیکو کچھہ دی اور خدا ہی کے لئے (جہان کچھہ نہ دینا ہو) دینے سے رکی اُس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا -

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ

اور فرمایا خوبی کی جو بات ہی وہ صدقہ و خیرات مین داخل ہے یعنی اگر اسمین رضا خدا تعالی اور ثواب آخرت کی نیت کرین چنانچہ فرمایا ہے

وعن ابن مسعود عن النبی صلعم قال اذا انفق الرجل علی اھلہ یحتسبھا فھی لہ صدقۃ

آدمی کا اپنی بیوی بچون کو بہ نیت ثواب خرچ دینا خیرات مین داخل ہے -

وعن سعد رضی اللہ عنہ ان النبی صلعم قال لہ انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اجرت علیھا حتی ما تجعل فی فم امرأتک (صحیح البخاری)

سعد رضی اللہ عنہ کو آپنے فرمایا تو جو کچھہ بہ نیت رضا مولے خرچ کریگا اسکا اجر پائیگا یہانتک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے موہنہ مین دیگا اسکا اجر بہی تجہے ملیگا -

وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ یاتی احدنا شھوتہ ویکون لہ فیھا اجر قال رایتم لو وضعھا فی حرام اکان علیہ وزر فکذلک اذا وضعھا فی الحلال کان لہ اجر - (صحیح مسلم)

اور فرمایا کہ جو تم اپنے اہلخانہ سی ہم صحبت ہوتے ہو وہ بہی داخل خیرات ہی لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اپنی شہوت رانی کرتے ہین اسمین بہی اجر ہی - ؟ آپنے فرمایا بتاؤ اگر وہ شہوت رانی حرام سے کرے تو اسپر بوجھہ گناہ ہوتا ہی یا نہین ایسا ہی اُسکو ثواب ہونا چاہئی - اگر وہ حلال سے کرے -

اِن احادیث نے شرح کردی کہ جن کامون کو لوگ دُنیاوی سمجھتے ہین وہ بہی بہ نیت ثواب کرنیسے دین اور ثواب کے کام ہوجاتے ہین - اور ہر ایک عمل مین نیت ثواب کو لازم کمال

† یہ ناخوشی اس عمل بد کی نظر سے ہونی چاہئی - اُس شخص کی ذات سی جسمین عمل بد پایا جاتا ہی اگر اسمین بہلا اور حسنات موجود ہین - اسباب مین ہم عنقریب ایک مستقل مضمون لکہنا چاہتے ہین وباللہ التوفیق -

ایمان ہے۔ پس جس نے کوئی کام (دنیا کا سمجھ خواہ دین کا) بلانیت ثواب آخرت و رضا مولےکیا اور اسے صرف دُنیادی منفعت کو پیش چشم رکہا۔ اُس نے اپنا وہ عمل ضایع کیا اور وہ خسارہ مین پڑا۔

آیات واحادیث اسباب مین شمار سے باہر ہین مگر ہمنے بنظر اختصار ان چند آیات و احادیث کی نقل پر اکتفا کیا۔ اب مستفیز آنریبل سید احمد خان صاحب انصاف سے سوچین کہ آپ کا یہہ قول کہ قومی کام بلاخیال ثواب آخرت کرنا چاہئیے بشہادت عقل و نقل کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

سوم - لودہیانہ کے لکچر کے خاتمہ مین آپنے فرمایا ہے کہ ایک چہوٹا سا مدرسہ قایم کرکے اور ایک ہندوستانی سو ڈیڑہ سو روپیہ پاہوا کا ہیڈ ماسٹر مقرر کرکے قومی تعلیم کا بندوبست کرنا بالکل ناممکن ہے۔ تعلیم اسوقت تک نہین ہوسکتی جبتک تعلیم گاہ اور مدرسون کی نسبت اچھی طریق پر نہ دخیال کرو تمہارے لڑکے کس صحبت مین ہین اور کن لوگون کے ساتہہ تعلیم پاتے ہین۔ قومی تعلیم ایسے مکان پر ہونی چاہئیے جہانپر کہین سے بیرونی صحبت کا اثر نہ پہنچتا ہو۔ قوم کے لڑکے آپسمین بورڈر ہونے ہم کالج ہونیکیوجہ سے محبت رکہتے ہین۔ آپ ہمارے محمڈن کالج کو دیکہین کہ آپسمین طالب العلم کیسا دوستانہ برادرانہ تعلق رکہتے ہین۔ ایکدوسرے کی بیماری مین کیسی مدد کرتے ہین۔ ایک دوسرے کی رنج و راحت مین کیسے شریک ہوتے ہین آپ اس بات کو خوب یاد رکہئیے کہ قومی تعلیم کبہی علیحدہ علیحدہ نہین ہوسکتی اپنے اپنے طور پر بچون کو تعلیم دینا بچون کو سوائے غارت کرنے کے اور کچہہ نتیجہ نہین دیتا"۔

اس قول مین آپنے دو دعوے کئے ہین **اول** یہہ کہ علیگڈہ کالج مسلمانون کی عمدہ تعلیم و تربیت کا کافی ذریعہ ہے **دوم** یہہ کہ اگر مسلمان اپنی تعلیم کا اپنی اپنی جگہ بندوبست کرین اور ایسے سکول قایم کرین جنمین ہندوستانی لوگ سو ڈیڑہ سو روپیہ کی تنخواہ والے ہیڈ ماسٹر ہون تو مسلمانون کے لڑکے بجائے تعلیم و تربیت پانیکے ضائع و غارت ہوجائینگے۔

ان دونو دعاوی کا نتیجہ یہہ نکلا کہ جبتک علیگڈھ کالج سے بڑہکر اور جگہہ مسلمانون کی تعلیم کا بند وبست نہ ہو تمام مسلمانان (پنجاب کے ہون خواہ ہندوستان کے) اپنے لڑکے تعلیم وتربیت کے لئے علیگڈہ کالج مین بہیجا کرین اور جو انکی تعلیم کے لئے وہ چندہ جمع کرین وہ بہی علیگدہ مین بہجوادیا کرین یہہ نتیجہ پہلے ہی سید احمد خان صاحب کے عام ہمخیال احباب ومتبعین کے خیال مین جاگزین ہے اور جب کبہی مسلمانون نے اپنی تعلیم کا بقدر ہمت خود بند وبست کرنا چاہا ہے اُن کے احباب ومقلدین نے یہی بات فرمادی ہے۔ اس نتیجہ کے ایک مقدمہ (دعوی اول) کی نسبت جو خیال ہم رکھتے ہین اسکو نمبر۲ جلد۷ مین بضمن سٹرلمنٹ اور اسلام ظاہر کرچکے ہین اس مقام مین اسکے دوسرے جز (دعوی دوم) کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرنا چاہتے ہین اور اسکی طرف توجہ کرنیکی جناب کے احباب سے مضمون سابق (سٹرلمنٹ اور اسلام) مین التجا کرچکے ہین۔

+ جب انجمن ہمدردی کی (خدا اسکو نیند غفلت سے جگادے اور اسکے ممبرون اور معاونون کو قومی جوش عطا کرے) بنا قایم ہوئی اور اسکی اغراض مین ایک قومی مدرسہ تعلیم دینیا ودنیاوی قایم کرنیکی تجویز پیش ہوئی تو ایک معزز جلیل القدر دوست سید احمد خان نے (جو ہمارے بہی دلی کرمفرما ہین) مجہہ صاف یہہ بات کہی کہ "سید احمد خان یا علیگڈہ کالج نے مسلمانون کی تعلیم کا کافی بند وبست کردیا ہے"۔

ان ہی دنون ایک مقلد انریبل سید احمد خان نے رسالہ انجمن قصور مین ایک مضمون نشین (یا قوم پرست) لکہا۔ اس مین اس قسم کی کارروائیون کو قومی طاقت کا تفرقہ قرار دیا اور صاف لکہدیا کہ جابجا مدرسے اور سوسائٹیان قایم کرنا روپیہ کو ضایع کرنا ہے۔ سب کو ملکر علیگڈہ کالج کی مدد کرنا چاہئے۔ ان دنون ضلع ہوشیارپور مین قوم زمینداران مین ایک پرائمری سکول قایم کرنیکی تجویز پیش ہے جسکے لئے چندہ بہی جمع ہوچکا ہے اسکی نسبت بہی سید احمد خان جیسا کہ ایک مقلد نے یہی کہا ہے کہ یہان سکول قایم کرنے سے کیا فایدہ لڑکون کو علیگڈہ کالج مین کیون نہین بہیجدیتے غرض یہہ نتیجہ مدت سے اس گروہ مین متفق علیہ اور مسلم چلا آتا ہے۔ اسیوجہ سے ہمکو اسمین غور کرنیکی ضرورت پڑی ہے۔

ہماری خیال مین دعوی دوم جناب۔ اور جو اس سے آپ یا آپ کے احباب نتیجہ نکالتے ہین کئی وجہ سے محل کلام ہے۔

اول۔ یہہ کہ جا بجا مدارس قایم کرنا (اگر انکا اصول ایک ہو چنانچہ واقعہ مین بہی ایسا ہی ہے) قومی طاقت کی تفریق نہین ہے۔ تفریق تب ہو جب کہ انکی اغراض و اصول مختلف ہون اور انکا نتیجہ بہی مختلف نکلے۔ اور اگر عموماً تعدد و تکثر تفریق کہلاتا ہی تو چاہیے کہ جو ایک کالج مین مختلف کلاسین یا اُسکے ماتحت مختلف برنچین قایم ہوتی ہین وہ بہی تفریق متصور ہو جسکا شاید علیگڈہ مین بہی کوئی قایل نہین۔ اور اگر سید احمد خان صاحب اور انکے احباب موجودہ حالت مین مسلمانون کی تعلیم و تربیت کا مدار و انحصار علیگڈہ کالج ہی مین سمجہتے ہین تو وہ بجائے اسکے کہ اور جگہہ مدارس قایم کرنیسے لوگون کو منع کرین یہہ ہدایت کیون نہین کرتے کہ جہان کہین مسلمان مدرسہ قایم کرین اُسکو علیگڈہ کے اصول پر بناوین یا علیگڈہ کالج کا برنچ قرار دیا کرین۔

وجہ دوم یہہ ہمنے مانا کہ علیگڈہ کالج (قطع نظر اسکے مذہبی تعلیم اور یورپین تربیت و طریق معاشرت سے جنمین ہم پہلی مضمون بالمنظر مین کلام کر چکے ہین) دنیاوی علوم کی تعلیم کا عمدہ ذریعہ ہے اور جہان کوی مدرسہ یا سکول جاری ہی یا جاری ہونا چاہتا ہی وہ اُسکی نظیر نہین ہے اور نہ ہوگا مگر اسکا لازمہ یا نتیجہ یہہ نہین ہی کہ تمام ملک پنجاب و ہندوستان کی شہرون قصبات اور دیہات کی لڑکے تعلیم کے لئے علیگڈہ کو ہی جایا کرین۔ علیگڈہ کے سوا جہان کہین وہ پڑہین وہ بیکار و بے اعتبار ہی۔ حامیان علیگڈہ کالج علیگڈہ کالج کو بہت بڑہا دین گے† تو اسکو وہ نسبت و فوقیت دینگے جو ہمارے مقدس مشہد بیت اللہ کو اور مساجد روئے زمین کی نسبت حاصل ہی کہ اسمین عبادت کرنا اور مساجد کی نسبت ہزارہا درجہ زیادہ موجب ثواب ہی مگر یہہ بات کعبہ کی نسبت کوئی نہین کہسکتا کہ جب کوئی نماز پڑہنا یا عبادت کرنا چاہی تو بجز کعبہ اور کسی مسجد مین نماز نہ پڑہے۔ پہر علیگڈہ کالج کی نسبت وہ نتیجہ کیونکر قابل تسلیم ہے۔

† یہہ ایک تقلیدی تمثیل نہین ہی اسپر کوئی اعتراض نہین کرسکتا کہ یہان ثواب سے تو بحث نہین ہی ایسی مثال جسمین ثواب مین فوقیت پائی جاتی ہے کیون دی۔

وجہ سوم - اگر یہہ نتیجہ بہی مان بہی لیا جاوے تو آخر اسپر عمل کرنیکے لئے کچھہ استطاعت و قدرت بہی شرط ہونا چاہئے جیسا کہ حج کعبہ کے لئے بحکم آیہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا زاد و راحلہ شرط ہے پہر عام مسلمانان ہندوستان و پنجاب کو بلا لحاظ انکی موجودہ حالت اور قدرت و استطاعت کے علیگڈہ کالج مین اولاد کو تعلیم دینے کے لئے مکلف کرنا تکلیف مالا یطاق نہین تو اور کیا ہے - علیگڈہ کالج کی تعلیم کی ادنی شرط یہہ ہے کہ فی لڑکا دس روپیہ ماہوار فیس یا چندہ بورڈنگ ہوس داخل کرے اور مصارف سفر مواضع بعیدہ جو بعض موقع پر سفر بیت اللہ کے قریب قریب ہو جاتے ہین علاوہ بران رہے - اب انصاف سے غور فرمانا چاہئے کہ یہہ شرط استطاعت ہندوستان و پنجاب خصوصًا دیہات کے مسلمانون مین فی صدی کسقدر مسلمانون مین پائی جاتی ہے - پہر علیگڈہ کالج کی دہن یا لشہ مین بے سوچے بن سمجہے ہر ایک کو بہی رغبت دلانا کہ اپنے بچون کو علیگڈہ کالج مین کیون نہین بہیجدیتے تجربہ کارون اور داناؤن سے کب زیبا ہے - سچ پوچہو تو یہہ کالج عام مسلمانون کی نظر و نسبت سے محمڈن کالج نہین ہے بلکہ راجگان و امیرون اور وزیرون اور دولتمند مسلمانون کا کالج ہے اسمین غریب مسلمان یا متوسط لوگون کے لڑکے ہرگز تعلیم نہین پا سکتے - چنانچہ ہوا خواہان علیگڈہ کالج اس بات کی خود اقراری ہین پہر وہ کس مونہہ سے اور کس معنی کر کس و ناکس کو جو اپنی تعلیم کا اپنے طور پر اپنی ہمت کے موافق بندوبست کرنا چاہتا ہے - کہتے ہین کہ تم اپنے طور پر تعلیم کا بندوبست نہ کرو اپنے لڑکون کو معہ زر چندہ جو تعلیم کے لئے فراہم ہو علیگڈہ کالج مین بہیجدو -

جس حالت مین انکو یقین ہے کہ عام مسلمان علیگڈہ مین اپنے لڑکے بہیج نہین سکتے تو انکو مقامی مدارس قایم کرنے سے روکنا مطلق تعلیم سے روکنا نہین تو کیا ہے -

علیگڈہ (جو ان کے حقمین انکی موجودہ حالت اور علیگڈہ کالج کے مصارف کی نظر سے لنڈن یا پیرس کا بچہ ہے) تو وہ جانے سے رہے اور مقامی مدارس بہی قایم کرنے

وہ بچون کو غارت کرنیوالے اور جمعیت قومی کو توڑنیوالی ٹھہرے اسکا نتیجہ بجز اسکے کہ وہ تعلیم کا نام ہی نہ لین اور کیا نکلتا ہے

ان وجوہات کو احباب سید احمد خان صاحب غور سے انصاف سے ملاحظہ فرما دین تو ان کو صاف اقرار کرنا پڑے کہ مسلمانون کی موجودہ حالت کی نظر سے اُن کے لئے ضرور ہے کہ جا بجا حسب ضرورت اور موافق اپنی وسعت کی سکول و مدارس قایم کرین اور دس روپیہ ماہوار کے ملازم سے لیکر ہزار روپیہ تک (جیسا کہ ضرورت کا تقاضا اور وسعت کی اجازت ہو) مدرس و ہیڈ ماسٹر مقرر کر کے کام چلا دین۔ علیگڈہ کالج کے آس پر تعلیم سے محروم نہ رہین —

اس ضرورت کو ایک دفعہ آنریبل سید احمد خان بہی تسلیم کر چکے ہین جبکہ انہون نے انجمن ہمدردی کے مڈل سکول جاری کرنیکی تجویز پر اپنی مسرت ظاہر کی تھی اور علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مین اس تجویز پر انجمن کو کامیابی کی بشارت تحریر فرمائی تھی۔ اب بہی اگر اُن کے اور انکے احباب کی توجہ ہو تو یہہ ضرورت اُنکے خیال مین آ سکتی ہے۔

اب ہم اسمضمون کو ختم کرتے ہین اور اتباع و احباب سید احمد خان صاحب سے اُمید رکھتے اور التجا کرتے ہین کہ جو کچھہ ہمنے آپ کے لکچرون کی نسبت رای زنی کی ہے یا اون کے سفر کی نسبت مختلف رائی معاصرین پر رائے دی ہے۔ اُسکو ایک ناصح مشفق یا خیر خواہ کا کلام سمجھکر اسمین انصاف سے غور کرینگے۔ کلام مخاصمانہ سمجھکر اسکے رد و جواب کی طرف متوجہ نہ ہو جا دینگے۔

آیندہ اختیار

فقط

۱۲